السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لڑکا بھی مسلمان ہے اور لڑکی بھی مسلمان ہے ۔ ان دونوں کے اہل خانہ بھی مسلمان ہیں، لیکن لڑکی کا والد قادیانی ہے ، لڑکا اور لڑکی کا رشتہ طے پایا ہے ۔ لیکن لڑکی کا والد جو قادیانی ہے اس نے شرط یہ لگائی ہے کہ نکاح بھی ہمارا آدمی ربوہ سے آکر پڑھائے گا اور ہمارا ایک فارم ہے وہ بھی لڑکے نے پر کرنا ہوگا، لیکن لڑکا اور اس کے والدین کہتے ہیں کہ وقتی طور پر فارم بھی پر کرلیتے ہیں اور نکاح بھی کرلیتے ہیں لیکن گھر واپس آکر شریعت محمدی ﷺ کے مطابق دوبارہ نکاح کرلیں گے ۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ مسلمان لڑکی ایک قادیانی کے نکاح میں چلی جائے گی ۔ کیا لڑکے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے ؟ (سائل حافظ نیک عالم، کھاریاں ضلع گجرات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال لڑکی اور لڑکا مسلمان ہیں اور قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت پر ایمان محکم رکھتے ہیں یعنی مرزائیوں کی تینوں پارٹیوں (قادیانی، لاہوری اور ربوی) کے کافر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور پھر دوبارہ نکاح بھی اسلامی طریقے پر پڑھ لیں گے ، یعنی سب کچھ محض اس لئے کر رہے ہیں کہ ایک مسلمان لڑکی قادیانی کافروں کے چنگل سے بچالی جائے تو اس مجبوری کے پیش نظر وقتی طور پر لڑکی کے قادیانی والد کی شرط مان لینے کی گنجائش ہے ، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے :

مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعدِ إيمـٰنِهِ إِلّا مَن أُكرِهَ وَقَلبُهُ مُطمَئِنٌّ بِالإيمـٰنِ وَلـٰكِن مَن شَرَحَ بِالكُفرِ صَدرًا فَعَلَيهِم غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُم عَذابٌ عَظيمٌ ١٠٦ ... سورة النحل

’’جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔ ‘‘

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

(ولهذا اتفق العلماء على أن المكره على الكفر يجوز له أن يوالي إبقاء لمهجته ‘‘ (تفسیر ابن کثیر: ج:2ص 606‘‘

’’اہل علم کا اس رائے پر اتفاق ہے کہ جس شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ جان بچانے کے لئے کفر کے ساتھ وقتی طور پر دوستی کرلے ۔ ‘‘

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کو کفر پر مجبور کیا جائے اور وہ جان بچانے کے لئے قولاً یا فعلاً کفر کا ارتکاب کرلے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو کافر نہیں ہوگا، نہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو گی اور نہ اس پر دیگر احکام کفر لاگو ہوں گے ۔ (کتاب احسن البیان ص 364)

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جان بچانے کے لیے کلمہ کفر کہہ دینا چاہیے ، بلکہ یہ محض رخصت ہے اگر ایمان دل میں رکھتے ہوئے آدمی مجبوراً ایسا کہہ دے یا کرلے تو مواخذہ نہ ہوگا، ورنہ مقام عزیمت یہی ہے کہ خواہ آدمی کا جسم تکہ بوٹی کر ڈالا جائے بہر حال وہ کلمہ حق ہی کا اعلان کرتا رہے ۔ جیسے حضرت بلال کی نظیر ہمارے سامنے ہے ۔

بہر حال میں اس لڑکی کو کفر سے بچانے کے لئے بامر مجبوری وقتی طور پر مرزائی سے نکاح پڑھوالیں اور ان کے رجسٹر پر لڑکا دستخط کردے ، بعد ازاں تجدید نکاح شرعاً ضروری ہے کیونکہ قادیانی کافر ہے اور کافر والد مسلمان بیٹی کا شرعاً ولی نہیں اور ولی کی اجازت کے بغیر شرعاً نکاح منعقد نہیں، لہذا لڑکی اس فرضی کاروائی کے بعد کسی مسلمان رشتہ دار مرد کو اپنا ولی مقرر کرکے نکاح پڑھوالے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص94

محدث فتویٰ